Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۶ نبوت ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۶ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر آج صبح محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے :-

"کل خدا تعالیٰ کے فضل سے پسلی کے درد میں کمی رہی"

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو

یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی

"خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین، بیوی، اپنی اولاد، نفس، غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کر لیا جاوے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہاں یہ امر غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے۔ اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے دفع کرنے کے لئے اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا رکھ دیا۔ اگر اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا مگر اب اس نے اس کو حل کر دیا۔ جو باپ کہتے ہیں وہ کیسے گرے کہ ایک عاجز کو خدا کہہ اٹھے۔"

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اُس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اُس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اسلام ہے۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸، صفحہ ۱۸۹)

انتہائی تذلل کا مقام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۷۲ء میں فرمایا :-

"ہمیں اپنے اندر خشیت یعنی تذلل پیدا کرنا چاہیئے پھر قرآن کریم کی تعلیم اثر کرے گی اور وہ کیفیت جو عظمت کے مشاہدے کے بعد پیدا ہوتی ہے وہ پیدا ہونے لگ جائے گی۔ لیکن اگر خشیت اللہ نہ ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس ہی نہ ہو اور اس کے سامنے تذلل اختیار کرنے کا عہد نہ ہو تو پھر قرآن کریم کی تعلیم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ پس انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کرے۔

خشیت اللہ صرف کسی انتہا کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی ابتداء بھی ہے اور اس کی انتہا بھی ہے۔ نیز اس کی ابتداء اور اس کی انتہا میں بڑے فاصلے ہیں اور بڑی دوری ہے۔ انسان اسے شروع کرتا ہے اور پھر وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ اسلام لانے کے بعد پہلے دن تو اتنی خشیت اللہ نہیں رکھتے تھے جتنی مثلاً یرموک کے میدان میں انہوں نے دکھائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے رعب کے نیچے آکر انتہائی عاجزی کی راہوں کو اختیار کیا تھا۔ وہ جرنیل تھے مگر خلیفۂ وقت کا حکم آیا تو سپاہی بن گئے اور دل میں فطرتاً کسی قسم کا کوئی احساس پیدا نہیں ہونے دیا۔ اس واسطے کہ جہاں ان کو خلافت کے حکم نے لا کر کھڑا کیا تھا اس سے بھی نیچے انہوں نے خود اپنے آپ کو کھڑا کیا ہوا تھا اور یہی انتہائی تذلل کا مقام ہے"

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل ادارہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۶ ماہ نبوت ۱۳۵۳ ھش

سب سے اوّل اور سب سے مقدم نصیحت

ہم قرآن مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہایت اعلیٰ درجہ کی استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں اور اسے اشرف المخلوقات ٹھہرایا ہے تاہم اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے باوجود وہ اپنی خلقت کی رُو سے کمزور اور ضعیف ہی ہے۔ اپنی ذات اور ہستی کے متعلق یہ عرفان اِس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان کسی لحاظ سے بھی تکبّر نہ کرے بلکہ کمال درجہ عاجزی کے ساتھ مسکینی میں زندگی گزارے اور عاجزانہ راہوں پر گامزن رہے۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنی احکام پر عمل پیرا کرانے کی غرض سے ہی تشریف لائے تھے اِس لئے آپ نے اپنے متبعین کو تکبّر سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید فرمائی اور اِس امر پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ تکبّر سے کیا مراد ہے اور کون کون سے افعال یا حرکات و سکنات یا دل کے ارادے اور خیالات تکبّر کی ذیل میں آتے ہیں اور ان سے کیونکر بچا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے تکبّر سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبّر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ مَیں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں۔

(۱) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔

(۲) ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصوّر کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔

(۳) ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سُناتا ہے وہ بھی متکبّر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی کو اس سے بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدّت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۴) ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴)

اِس اقتباس میں حضور علیہ السلام نے متکبّر کی چار موٹی موٹی علامتوں اور ان کی انتہائی مضرت پر روشنی ڈال کر ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ تکبّر کی موٹی موٹی علامتوں سے بچنا چنداں مشکل نہیں ہوتا کیونکہ ہر سعید الفطرت اپنی استعداد کے مطابق کم و بیش ان سے آگاہ ہوتا ہے اور ان سے بچنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اصل مشکل تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے تعلق میں پیش آتی ہے جنہیں انسان معمولی سمجھ کر اکثر و بیشتر کرتا رہتا ہے اور اس حقیقت سے بے خبر ہوتا ہے کہ وہ تکبّر ایسے مکروہ فعل کا مرتکب ہو کر کشاں کشاں ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی جن میں تکبّر کا ایک حصہ ہوتا ہے تفصیل سے ذکر فرما کر ان کے قریب نہ جانے اور اس طرح ہلاکت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اُس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سُننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔

سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اُس سے کرو، اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر، تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۵)

ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے اور وہ اپنے مال و دولت جاہ و حشمت اور کثرت اولاد اور اسی طرح اپنے حسب نسب، ذات برادری، اپنے علم اور مشیخت الغرض ہر ظاہری بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر تکبّر اور نخوت کے پُتلے بن جاتے ہیں اور پھر ہر قسم کے اعتداء ظلم اور زیادتیوں حتیٰ کہ فساد کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان کے کھلے اور واضح طور پر متکبّر ہونے کے باعث خداوند ذوالجلال کی بارگاہ سے دُور ہونے اور اس کی رحمتوں، برکتوں اور انعاموں سے محروم ہونے میں کوئی شک نہیں ہوتا۔ ایک سعید الفطرت انسان کے لئے اس نوع کے کھلے تکبّر سے بچنا چنداں مشکل نہیں ہوتا۔ البتہ تکبر کی بعض باریک اقسام ایسی ہوتی ہیں کہ ایسے لوگ بھی جو اقرب بہ سعادت ہوں نادانستہ طور پر انہیں اختیار کر کے تکبّر ایسے مکروہ گناہ میں حصّہ دار بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگ نیک اعمال بجالانے اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرنے اور اس کے ماموروں کو قبول کر لینے کے باوجود کسی بھائی کو جو ان سے درجہ اور مال و دولت وغیرہ میں کمتر ہو وقتی طور پر حقارت کی نگاہ سے دیکھ بیٹھتے ہیں یا خدا کے مامور کی باتوں کو توجہ سے نہ سننے اور اس کی پورے طور پر اطاعت نہ بجالانے کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ ایسا بسا اوقات اس لئے ہوتا ہے کہ ان میں بھی مخفی طور پر تکبّر کا بیج ہوتا ہے اور اگر اسے نکال باہر نہ کیا جائے تو وہ بڑھ کر اور نشو و نما پا کر انہیں راندۂ درگاہ بنانے کا موجب بن سکتا ہے۔ اِس کا علاج یہی ہے کہ انسان عاجزانہ راہیں اختیار کرے اور باوجود امیر اور صاحب حیثیت ہونے کے غریبی اور مسکینی سے زندگی گزارے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۹ء میں سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمانے کے بعد اپنے اصحاب کو سب سے اوّل اور سب سے مقدم جو نصیحت فرمائی وہ یہی تھی اور ہے کہ اپنے دلوں میں عجز و انکسار پیدا کرو اور دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ اور عاجزانہ راہیں اختیار کر کے ان کی پوری پوری حفاظت کرو۔ ہم حضور علیہ السلام کی اِس سب سے اوّل اور سب سے مقدم نصیحت پر ہی اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سب سے اوّل اپنے دِلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دِلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج دِل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نُور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا ملکہ کو ردّی پاؤ اُس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۸۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم انیس الرحمان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں قرآن مجید جیسی کامل شریعت اور اسلام جیسا کامل مذہب اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل اور عالمگیر نبی عطا فرمایا جو انسانیت کے لئے محسن اعظم اور رحمۃ للعٰلمین ہے اسلام سے قبل جتنے ادیان اور جس قدر انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں وہ سب ایک محدود دائرہ اور مختصر مشن لے کر آئے تھے اور محدود زمانے کے لئے تھے اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں وسائل و ذرائع محدود تھے جس کی وجہ سے وہ اقوام عالمگیر وسعت حاصل نہ کر سکیں۔ پس چونکہ ان قوموں کی استعداد اور قوتیں محدود تھیں اس لئے ان کے لئے احکام تعالیم بھی معین اور محدود نازل کی گئیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ انسان کامل ہیں یعنی آپ پر تمام سلسلہ انسانیہ ختم ہو گیا ہے اور دائرہ استعدادات بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے۔ آپ اس نقطہ ارتقاء پر پہنچے ہوئے ہیں جو ارتقاء کے تمام مراتب کا انتہا ہے اور آپ مظہر اتم الوہیت ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامل دین اور مکمل شریعت عطا فرمائی اور آپ کو دین اسلام کی شکل میں اتمام نعمت فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
(سورۃ مائدہ ع۱)

میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

گویا کامل اور عالمگیر دین صرف اسلام ہے اور عالمگیر رسول بھی ہمارے پیارے نبی حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا
(اعراف ۱۵۹)

یعنی کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں اور آپ کے عالمگیر رسول بنکر مبعوث ہونے سے آپ کی رحمت و شفقت بھی عالمگیر طور پر ظاہر ہوئی آپ مجسم رحمت و شفقت بنے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

یعنی اے نبی ہم نے تجھے کسی خاص قوم کے لئے رحمت بنا کر نہیں بھیجا بلکہ تیرا وجود ہر زمانہ۔ ہر ملک اور ہر جگہ کے لوگوں کے لئے موجب رحمت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نوع انسان سے اتنی شدید محبت تھی ان کی ہدایت کے لئے اتنی شدید تڑپ تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شاید آپ اس غم میں اپنی جان کو ہلاک کر لیں گے کہ کیوں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان نہیں لاتے جو ان کی دینی اور اخروی بہبود کیلئے نازل کی گئی ہے اور جس میں ان کی تمام روحانی اور جسمانی ترقیات کے راز مضمر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ
(سورۃ شعراء آیت ۴)

شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ (سورۃ احزاب آیت ۴۶، ۴۷)

یعنی اے نبی ہم نے تجھ کو اس حال میں بھیجا ہے کہ تو دنیا کا نگران بھی ہے مومنوں کو خوشخبری دینے والا بھی ہے اور (کافروں) کو ڈرانے والا بھی ہے اور نیز اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج ہے۔

اس میں بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود روشنی کرنے والے چراغ اور سورج ہیں بلکہ آپ سے نور پا کر ظلی طور پر ایسے لوگ تیار ہوتے رہیں گے جو دنیا کو خود روشن کرتے رہیں گے جیسا کہ چاند سورج سے روشنی پا کر اندھیرے کو دور کرتا ہے یعنی آپ کا سلسلہ شفقت و رحمت قیامت تک چلتا چلا جائیگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور آپ کے حسن و احسان اور اعلیٰ اخلاقی نمونہ کے پیش نظر ہی اہل عرب جو آپس میں دشمنی قتل و غارت فتنہ و فساد کرتے تھے۔ باہم بھائی بھائی بن گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ایک دوسرے کے لئے جان دینے سے بھی دریغ نہ کیا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا

حقیقت یہی ہے کہ اہل عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت آپکی محبت اور آپ کی احسان مندی کی وجہ سے ایک نئی قوم بن گئے اور ان کے درمیان باہم محبت و الفت پیدا ہوئی۔ اگر پہاڑوں کے برابر مال بھی خرچ کیا جاتا تب بھی ایسی محبت و الفت قائم کرنا ممکن نہ تھا اس کی تائید قرآن شریف کی یہ آیت کرتی ہے۔

هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔
(سورۃ انفال آیت ۶۴)

یعنی وہی ہے جس نے تجھ کو مومنوں کے ذریعہ اور اپنی مدد کے ذریعہ مضبوط کیا اور ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا (یہاں تک کہ صحابہؓ تیرے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہو گئے) اگر تو جو کچھ بھی زمین میں ہے اس پر خرچ کر دیتا تب بھی ان کے دلوں کو اس طرح باندھ نہیں سکتا تھا لیکن اللہ نے ان میں باہمی محبت اور تیرے ساتھ بھی محبت قائم کر دی۔ وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان احسانات کے معترف صرف مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ غیر مسلم بھی ان کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور روسی فلاسفر کونٹ لیو ٹالسٹائی نے لکھا ہے۔

"اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حقیقت میں بڑے عظیم الشان مصلحین میں سے تھے آپ نے نسل انسانی کی بہترین خدمات سر انجام دی ہیں یہ آپ ہی کو فخر حاصل ہے کہ ایک ملک کو صداقت کی روشنی سے منور کر دیا اور تمام عرب کو ان خانہ جنگیوں سے نکال کر جن میں وہ مبتلا تھے امن اور آرام کی زندگی بسر کرنی سکھائی۔ اپنے عربوں کو حقیقی اور راہ خدا بتا دیا اور انکو انسانی قربانی اور ایک دوسرے کو قتل و غارت کی بد رسوم سے جن میں گرفتار تھے نجات بخشی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر ٹامس کارلائل لکھتے ہیں:۔

"نپولین، بومرز، میرابو، کرن ویل اور بہت سے ایسے افراد جو دنیا کو فساد اور گمراہی سے بچا کر نجات اور فلاح کے راستہ پر لاتے ہیں بڑے مقتدر گزرے لیکن آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کے سامنے ان سب کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ آپ کی ذات خلوص و صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ ہے۔ آپ کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مبرا اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اپنے آپ کو عامۃ الناس کی طرح سمجھتے تھے اور کسی بڑے سے بڑے کام کی تکمیل پر بھی مفاخرت کے شعور اور ادراک سے کوسوں دور تھے۔ آپ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے عمر سے آپ راست باز اور امین تھے۔ آپ کی ایک ایک بات حکمت کے خزانہ کی کنجی تھی اور آپ نے وہ تمام مشکلات جو کسی کو زندگی میں پیش آسکتی ہیں سب حل کر دیں۔ آپ کا طریق معاشرت، شرافت، اخلاق اور تہذیب سبق آموز تھا۔ آپ ضرورت کی بات ہی منہ سے نکالتے تھے اور جو بات فرماتے وہ حکمت اور رہنمائی پر مبنی ہوتی اور درحقیقت کلام مبین کی ایسی ہی شان ہوتی ہے۔" (ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ)

مسٹر ایڈورڈ گبن مشہور مؤرخ لکھتے ہیں:۔

"ہر انصاف پسند یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم اور تبلیغ اور ہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔ آپ ظاہری شان و شوکت کو بالکل حقیر سمجھتے تھے۔ گھر کے ادنیٰ ادنیٰ کام کاج خود کرتے تھے۔ آگ سلگاتے، جھاڑو دیتے، اپنا جوتا گانٹھتے، اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے، جو کی روٹیاں کھاتے مگر مہمانوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے۔ آپ ہر اعتبار سے متبرک بزرگ تھے۔"

("ہسٹری آف ورلڈ" صفحہ ۲۸۸)

مسز سروجنی نائیڈو مشہور ہندوستانی لیڈر نے کہا:۔

"میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھتی ہوں کہ اس عالمگیر اخوت کا آپ کے سامنے اعتراف کروں جس کے نقش میرے قلب پر موجود ہیں اور جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاکیزہ اور شاندار کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کس قدر اعلیٰ کامیابی اور خوبی کے ساتھ یہ کام آپ نے کیا ہمارے زمانہ میں نہیں بلکہ آج سے پورے تیرہ سو سال پیشتر۔ اس کا دلی اعتراف کئے بغیر میں نہیں رہ سکتی..."

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم احسانات اس قدر وسیع ہیں کہ ان کا شمار بھی ناممکن ہے۔ عرب میں جو عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ وہ یقیناً تلوار کے ذریعہ برپا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ تو ایک مضطرب دل کی آہ و زاری اور شفقت بھری دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ یہ آپ کے حسن و احسان کا نتیجہ تھا۔

آج بھی اسوہ محمدی پر عمل کر کے انسانیت تباہی اور ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر مسلمان بنی نوع انسان کا سچا خیر خواہ اور ان کی بہبودی و بھلائی کا خیال رکھنے والا ہو کیونکہ اسلام بھلائی اور خیر خواہی ہی کا دوسرا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

یعنی تم وہ خیر امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تمہارا یہ کام ہے کہ تم نیکی کی طرف لوگوں کو مائل کرو اور برائی سے روکو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نماز کی حقیقت، اہمیت اور برکات

(مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی مشن)

(ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا)

نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جو عبادت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ نماز فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لئے عربی زبان کا لفظ جو قرآن کریم میں استعمال کیا گیا ہے "صلوٰۃ" ہے۔ "صلوٰۃ" کے لفظ کے اصل معنے جلنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت سوزش، گدازش، تڑپ اور بے قراری کے ساتھ ادا کی جائے تو نماز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ محض ایک رسم ہے حقیقی نماز نہیں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار اور بڑی کثرت سے نماز قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور اس کی ضرورت، اہمیت، برکات اور فوائد کو کھول کر بیان کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

یعنی نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص نماز قائم نہیں کرتا وہ مشرکوں میں سے ہے اور اسلام سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

نماز شروع کرنے سے پہلے پانی سے وضو کرنا ضروری ہے اور اگر انسان مسافری کی حالت میں ہے اور پانی نہیں ملتا یا بیمار ہے اور بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال نہیں کر سکتا تو تیمم کرنے کا حکم ہے یعنی پاک مٹی پر ہاتھ مار کر اپنے ہاتھوں، منہ اور بازوؤں پر پھیر لے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وضو میں تعلیم دی گئی ہے کہ جس طرح وضو کے وقت ظاہری رنگ میں اپنے اعضاء دھوتے ہو اسی طرح اپنے باطن اور اندرونے کو بھی صاف کرو چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

نماز کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا دل و دماغ نماز کے وقت حاضر ہو اور پوری توجہ سے نماز ادا کی جائے۔ اس بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

یعنی اے مومنو! جب تم اپنے حواس میں نہ ہو اور تمہارے خیالات پراگندہ ہوں نماز کے قریب مت جاؤ جب تک کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو اسے سمجھنے نہ لگو۔

مطلب یہ ہے کہ نماز کے وقت دل و دماغ پراگندہ نہیں ہونے چاہئیں اور طبیعت پر کاہلی، سستی، غفلت اور نیند کا غلبہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ دل حاضر ہو، ذہن بیدار ہو۔ ہوشمندی، یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ نماز ادا کی جائے کہ ادا کرتے وقت [illegible] ہر ہر لفظ اپنے مفہوم کے ساتھ اثر کر رہا ہو۔

اسلام نے دن رات کے چوبیس گھنٹوں کے مختلف وقتوں میں پانچ نمازیں مقرر کی ہیں۔ جو مومن ان نمازوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے وہ ہر قسم کی بدیوں سے بچ جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

یعنی" نماز اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۸۳۹

میں ناصرہ سلطانہ زوجہ خلیل احمد ناصر صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی نمبر ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۰۰۰ روپے
۲۔ گھڑی ایک عدد قیمت مبلغ ۔/۹۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ناصرہ سلطانہ ز/ج خلیل احمد ناصر کلرک سٹی پوسٹ آفس کراچی نمبر ۲
گواہ شد:۔ خلیل احمد ولد فقیر محمد صاحب کراچی۔
گواہ شد:۔ مسعود احمد کھوکھر ولد محمد یوسف صاحب کھوکھر۔ کورنگی۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۸۴۰

میں میاں عبدالستار جنجوعہ ولد میاں اللہ دتا صاحب جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ خادم مسجد عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پہ بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت وظیفہ از جماعت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ میاں عبدالستار جنجوعہ مسجد احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ محمد افضل میر صدر موصیان ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: عبدالستار خاں مربی جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۴۱

میں سردار محمد اسلم خان ولد سردار عبدالستار خان صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ سردار والا ضلع سرگودھا۔ حال نگر پارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۳۳ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ سردار محمد اسلم خان۔ معلم وقفِ جدید۔ نگر پارکر ضلع تھر پارکر (سندھ) گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد۔ رئیس المعلمین حلقہ تھر و نگر پارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد احمد فیض ولد امام الدین صاحب وصیت نمبر ۱۴۵۸۹ معلم وقفِ جدید۔ نگر پارکر سندھ۔

پُرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج (نمبر ۲۵)

مکرم جناب عنایت علی صاحب چیف سٹور کیپر سی۔ ایس۔ ڈی ریٹیل شاپ پوسٹ بکس نمبر ۴۹ راولپنڈی نے لکھا:۔ "بواسیر کے لئے (پائلز کیور PILESCURE) میں نے خود استعمال کی بہت فائدہ ہوا" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً آنکھوں کی ہر قسم کی خرابی کیلئے آئیز کیور وغیرہ قیمت ۔/۱۰
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۴۰۶/۴۰۷

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد وسیم احمد صاحب (ابن محترم صوبیدار محمد مجید احمد صاحب پنشنر) کے نکاح ہمراہ مکرمہ مستنصرہ وحیدہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب کراچی کا اعلان محترم مولوی عبدالمجید صاحب سیکرٹری امور عامہ کراچی نے ۸ر نومبر ۱۹۷۴ء کو نماز جمعہ سے قبل احمدیہ ہال میگزین لین کراچی میں فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(شاہد کلیم۔ دارالنصر غربی ربوہ)

درخواستہائے دعا

• میرے تایا جان مکرم محترم حمید احمد صاحب ۲/۲۴۹ عزیز آباد کراچی ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شاہد کلیم ۱۸/۶ دارالنصر غربی ربوہ)

• خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ نسرین بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مہر دین صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ دو بڑی عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۴ء بروز منگل ان کا اپریشن ہونا قرار پایا تھا۔ جو زیادہ کمزوری کے باعث ایک ماہ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ عزیزہ موصوفہ ایک لمبے عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ لمبی عمر سے نوازے اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین

(خاکسار ملک بشیر احمد جہلمی انسپکٹر وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سندِ امتیاز حاصل کی جائیں!

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے ۳۰ر نومبر ۱۹۷۴ء تک سال ۷۵-۱۹۷۴ء کا بجٹ سو فیصدی پورا کرنے والی مجالس سندِ امتیاز حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے جملہ عہدیداران ۳۰ر نومبر ۱۹۷۴ء تک اپنے بجٹ ۷۵-۱۹۷۴ء کو پورا کرکے یہ امتیاز حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور یہ امتیاز حاصل کرنے میں کامیاب فرمائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک نہایت نیک تحریک

احباب وقف بعد ریٹائرمنٹ میں شمولیت فرمائیں

راہِ خدا میں وقفِ زندگی نہایت بابرکت سودا ہے۔ پوری زندگی وقف کرنا بڑی نیکی ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو یہ توفیق عطا فرمائے اور اس کے اس وقف کو قبول فرمائے تو یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ اگر انسان ساری زندگی بطور واقف نہ گزار سکے اسے اپنے حالات کے لحاظ سے ملازمت یا اور کاروبار کرنا پڑے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ایسے اشخاص کے لئے جو ایسے حالات وقف فی سبیل اللہ کی تڑپ رکھتے ہوں یہ تجویز فرمائی ہے کہ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد بقیہ زندگی واقف کے طور پر گزاریں۔ یہ وقف بھی بڑے ثواب اور برکت کا موجب ہے۔ اسوقت بھی سلسلہ احمدیہ میں ایسے متعدد واقفین خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق وقفِ زندگی میں حصہ لیں یا کم از کم وقف بعد ریٹائرمنٹ میں شمولیت اختیار فرمائیں اس کیلئے میرے دفتر سے مطبوعہ فارم طلب کرکے پُر فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ ایام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• بجلی کا بدترین بحران

لاہور ۲۴ نومبر۔ پاکستان میں بجلی کی پیداوار دسمبر کے دوران ایک لاکھ کلوواٹ تک گر جائے گی اور اس طرح ملک کی تاریخ میں بجلی کا بدترین بحران پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر نہروں کی سالانہ مرمتوں کے پروگرام میں تبدیلی نہ کی گئی جو اگلے سال مارچ میں ہوتی ہیں تو صورتِ حال اور بھی بگڑ جائے گی کیونکہ نہروں کے بند ہونے سے بجلی کی پیداوار مزید ایک لاکھ واٹس کم ہو جائے گی جو ان نہروں پر بجلی پیدا کرنے کے چھوٹے یونٹوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

اس سال بارش نے تمام موسمی پیش خبریوں کو باطل کر دکھایا۔ مون سون کے موسم کا آغاز خاصا بہتر تھا لیکن یہ یکدم اگست میں ہی کالعدم ہو کر رہ گیا نتیجۃً پنجاب کے دریاؤں کے بالائی علاقوں اور بالخصوص جہلم کے بالائی علاقہ میں بارش اوسط سے بہت کم ہوئی۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا یعنی دریاؤں میں پانی کا بہاؤ اس حد تک گرتا چلا گیا کہ گزشتہ نصف صدی میں بہاؤ میں اتنی کمی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

بجلی کی پیداوار میں کمی کا خطرہ خشک سالی کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔ موجودہ خشک سالی گزشتہ ۹۲ سال کے طویل عرصہ کی بدترین خشک سالی ہے۔ بجلی کی پیداوار میں کمی اور موجودہ خشک سالی کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں صنعتی اور زرعی پیداوار بُری طرح متاثر ہوگی۔ البتہ سندھ اور بلوچستان اس بحران کے تباہ کن اثرات سے بچے رہیں گے کیونکہ وہ دریاؤں کے ذریعہ پیدا ہونے والی بجلی استعمال نہیں کرتے ان کی ضروریات تھرمل بجلی گھروں اور کراچی کے اٹیمی پلانٹ سے پوری ہوتی ہیں۔

(ترجمہ و تلخیص از پاکستان ٹائمز لاہور ۲۵ نومبر ۷۷ء صلا)

• پانی کی قلت سے نصف فصل تباہ ہونے کا خدشہ۔

شہداد کوٹ ۲۲ نومبر۔ پانی کی قلت کے باعث شہداد کوٹ و گردونواح میں فصل کو اچھا خاصا نقصان ہوگا۔ ایک اندازے کے مطابق پانی کے اس بحران کے باعث اس علاقہ کی سیراب نہ ہونے والی اراضی آباد نہ ہو سکے گی۔ اس بحران کی وجہ سے کاشت کار اور چھوٹے کھاتے دار سخت پریشان ہیں۔ ان کاشت کاروں میں سے بعض نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ پانی کی کمی ان بااثر زمینداروں کی وجہ سے ہوئی ہے جو پانی براہِ راست چوری کر رہے ہیں۔ بعض کاشت کاروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر پانی کی قلت جاری رہی تو ربیع کی فصل کو بھی شدید نقصان پہنچے گا۔

(نوائے وقت ۲۵ نومبر ۷۷ء ص۲)

• دو سو دس ایکڑ اراضی کے بنجر ہو جانیکا خطرہ

چیچہ وطنی ۲۵ نومبر۔ چیچہ وطنی کے نواحی دیہات میں دو سو دس ایکڑ اراضی کے بنجر ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ مذکورہ اراضی کے تباہ ہونے کی وجہ نہری پانی کا نہ ہونا اور ٹیوب ویل کے پانی میں پیدا شدہ نمکین مادہ بیان کی گئی ہے۔ متذکرہ اراضی کو تباہی سے بچانے کے لئے متاثر ہونے والے آٹھ خاندانوں اور علاقہ کے زمینداروں کا کہنا ہے کہ ساہیوال پاکپتن لنک کینال کے بند ہو جانے کے سبب اور کچھ رقبہ دریائے راوی کی نذر ہو جانے کے باعث پانی فالتو پڑا ہے۔ اوکاڑہ چھاؤنی کے قیام سے بھی بارہ ہزار تین سو چالیس ایکڑ اراضی کا پانی فالتو پڑا ہے اس لئے اسی فالتو پانی سے متذکرہ زمینوں کو سیراب کیا جائے زمینداروں سے چالاک لوگ پانی کی فراہمی کے لئے ہزاروں روپے بٹور چکے ہیں جبکہ پانی وافر ہونے کے باوجود بھی فراہم نہیں کیا گیا۔

(مساوات ۲۵ نومبر ۷۷ء صلا)

• راشی ٹریفک پولیس کی جلد بازی

لائلپور ۲۴ نومبر۔ گزشتہ روز لائلپور شورکوٹ سیکشن پر چناب ایکسپریس کے حادثہ میں ہلاک اور مجروح ہونے والے ٹریفک کے عملے کے بارے میں بعض حقائق منظرِ عام پر آئے ہیں۔ ایک ذریعے کے مطابق ٹریفک پولیس کا ایک ہیڈ کانسٹیبل اور دو کانسٹیبل ایک شخص ریاض کی کار میں سوار ہو کر وقوعہ کے روز جھنگ روڈ پر بسوں، ٹرکوں اور دوسری گاڑیوں کو روک کر ان سے ناجائز رقمیں وصول کر رہے تھے اچانک انہیں پتہ چلا کہ کوئی پولیس افسر ان کا تعاقب کر رہا ہے چنانچہ وہ کار میں جھنگ روڈ سے سمندری روڈ کی جانب فرار ہو گئے۔ راستہ میں ریلوے پھاٹک پر ان کی کار جلد بازی میں چناب ایکسپریس سے ٹکرا گئی جس سے کار میں سوار دو افراد ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔ ٹریفک سٹاف کے اس عملہ سے دو ہزار روپے بھی برآمد ہوئے جو انہوں نے ڈرائیوروں سے ہتھیائے تھے۔ اس واقعہ کے بعد ایس پی نے ٹریفک کے سارے عملے کو تبدیل کر دیا۔

(نوائے وقت ۲۵ نومبر ۷۷ء ص۶)

عشرہ وقفِ جدید برائے وصولی و ترسیلِ رقوم

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ فتح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ گزشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا ہے لہٰذا ہر جماعت کو ادائیگی کے وقت یہ نسبت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یکم تا ۱۰ فتح (یکم تا ۱۰ دسمبر) "عشرہ وقفِ جدید" منا کر چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا خصوصی اہتمام فرماویں۔ کوشش فرما کر وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں تاکہ یہ رقوم سالِ رواں کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد رقم قابلِ وصول ہے جو ایک ماہ کے اندر وصول ہونی چاہیئے۔ لہٰذا غیر معمولی توجہ محنت اور دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو کما حقہٗ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اطفال اور ناصرات کے عہدیداران کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ انکی وصولی مقابلۃً بہت کم ہے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

محترم چوہدری احمد خان صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محترم چوہدری احمد خان صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ سابق ریاست بہاولپور ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاہرانوالہ بتاریخ ۲۱ نومبر بروز جمعرات دن کے گیارہ بجے ایک سو آٹھ برس کی عمر میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۲ نومبر کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۲۳ نومبر بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے اور بعد ازاں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحوم نے خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی ایام میں بیعت کی تھی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی اور اشاعت کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور تین بیٹے محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر، محترم چوہدری فیروز خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ مراد اور محترم چوہدری نذیر احمد صاحب یادگار چھوڑے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

ناصر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ
جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری ادب الدین صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر بعارضہ بندش پیشاب بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) مکرم حاجی چوہدری علم الدین صاحب کمشن ایجنٹ غلہ منڈی ہارون آباد کاروباری پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دُور فرمائے۔

(میاں مجید احمد خان قائد خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴